

## لطیفہ ۳۳

امت کے فرقوں کی خصوصیات اور ان کے مذاہب کثیرہ کی تفصیل  
انسان کے ظاہری اور معنوی مراتب کا بیان

قال الا شرف

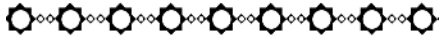
سمى الامة لانهما يجتمع على حكم الشارع یعنی سید اشرف جہانگیرؒ نے فرمایا کہ امت کا نام امت اس لیے  
ہوا کہ وہ بہر طور شارع کے حکم پر مجتمع ہوتی ہے۔

حضرت قدوة اکبرؒ فرماتے تھے کہ اعلیٰ ترین دولت و نعمت جس سے انسان سرفراز فرمایا گیا ہے اہل سنت والجماعت کا  
مذہب ہے۔ یہ جماعت میدان الہی کی سوار اور مکان نامتناہی کی محافظ ہے اس لیے اس نعمت سے بہرہ مند ہوئی۔ مثنوی:

چہ دولت آں کسے کو از سعادت  
بود در مذہب سنت جماعت  
مراتب نیست اعلیٰ زیں شعارش  
مناصب نیست والا زیں دثارش  
بے بے دولت و ہنجار باشد  
کہ سر مو از رہش سیار باشد

ترجمہ: وہ شخص جو نیک بختی کے باعث اہل سنت و جماعت میں ہے بڑا صاحب دولت ہے۔ اس امتیازی نشان سے اعلیٰ تر  
کوئی رتبہ نہیں ہے نہ اس کی اس خلعت سے بہتر کوئی منصب ہے وہ شخص بہت ہی بے دولت اور بے قاعد ہوتا ہے جو  
اس مذہب کے راستے سے سرموہٹ جائے۔

قال عليه السلام، سیاتی زمان علی امتی یتفرق علی ثلاثة وسبعین فرقه، اثنان وسبعون منها هالك  
وواحد منها ناجة یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا قریب ہے کہ میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ تہتر فرقوں میں منقسم



ہو جائے گی۔ ان میں سے بہتر ہلاک ہو جائیں گے اور ان میں سے ایک نجات یافتہ ہوگا۔  
حضرت قدوة الکبریٰ فرماتے تھے کہ مختلف مذاہب کے عقاید سے آگاہ ہونا فائدے سے خالی نہیں ہے تاکہ اعلیٰ اور ادنیٰ  
مذاہب میں تمیز کر سکے اور پیش کرنے والا بھی بن سکے۔ یہ لطیفہ سات اصناف پر تصنیف کیا گیا ہے۔

**صنف اول۔ اہل سنت والجماعت کے مذہب یعنی ایمان، اسلام، توحید، مذاہب**

**شریعت کے اعتقاد اور مجتہدوں کے اجتہاد کا بیان:**

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اہل سنت والجماعت دس امور کے معتقد ہیں۔ اول دونوں پیروں یعنی  
حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی افضلیت کے قائل ہیں دوم دونوں دامادوں یعنی حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی بزرگی تسلیم  
کرتے ہیں۔ سوم دونوں قبلوں یعنی بیت المقدس اور کعبہ شریف کو محترم خیال کرتے ہیں۔ چہارم موزے پر مسح کرنے کو  
جائز مانتے ہیں۔ پنجم جنت اور دوزخ کے حقیقی ہونے کے قائل ہیں۔ ششم امام صالح ہو یا بد ہو دونوں کے پیچھے نماز پڑھ  
لیتے ہیں، ہفتم نیکی اور بدی کی تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانتے ہیں۔ ہشتم بندہ فرماں بردار ہے یا خطا کار دونوں کے  
جنازے میں شریک ہوتے ہیں۔ نہم نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی فرض سمجھتے ہیں دہم ظالم ہو یا عادل دونوں امیروں کی اطاعت  
کرتے ہیں۔

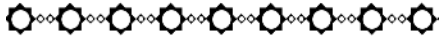
حضرت امام المسلمینؒ نے ”فقہ اکبر“ میں تحریر کیا ہے کہ توحید، معرفت، ایمان اور اسلام ان چار باتوں کو تسلیم کرنا مومن  
ہونے کی نشانی ہے، البتہ وہ بہتر فرقے جو باطل ہیں دراصل چھ ہیں، تفصیل یہ ہے:

(۱) رافضیہ، (۲) خارجیہ، (۳) قدریہ، (۴) جبریہ (۵) جیمیہ اور (۶) مرجیہ۔ ان میں ہر ایک کے بارہ فرقے ہیں۔

اس طرح چھ کو بارہ سے ضرب دیں تو بہتر حاصل ہوتے ہیں، جیسا کہ بیان کیا جائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**صنف دوم۔ رافضیوں کے بارہ فرقوں کی تفصیل:**

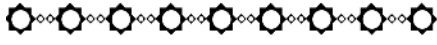
پہلا علویہ جو حضرت علیؓ کو نبی مانتے ہیں۔ دوسرا ابدیہ جو حضرت علیؓ کو شریکِ نبوت کہتے ہیں۔ تیسرا شیعہ جو حضرت علیؓ کو  
دوسرے صحابہؓ سے زیادہ نہ چاہے اس کو کافر کہتے ہیں۔ چوتھا اسحاقیہ جو عالم کو کسی بھی زمانے میں نبی سے خالی نہیں مانتے یعنی  
ان کے نزدیک نبوت ختم نہیں ہوئی۔ پانچواں زیدیہ جو حضرت علیؓ کی اولاد کے علاوہ دوسرے کو امام نہیں مانتے۔ (جملہ نا  
خوانا) چھٹا عباسیہ جو حضرت عباسؓ اور عبدالمطلب کی اولاد کے سوا کسی کو حکومت کرنے کے لائق نہیں مانتے۔ ساتواں امامیہ  
جو زمین کو امام غیب داں سے خالی نہیں جانتے ان کے نزدیک امام فاجر کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ  
خلیفہ بنو ہاشم کے علاوہ نہیں ہو سکتا۔ آٹھواں نادمیہ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپ کو دوسرے سے فاضل خیال کرے وہ کافر



ہے۔ نواں تناخہ جو روحوں کو ایک بدن سے دوسرے بدن میں منتقل ہونے کو تسلیم کرتے ہیں۔ دسواں لاعنیہ جو حضرت معاویہؓ، طلحہؓ، زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ پر لعنت جائز قرار دیتے ہیں۔ گیارہواں راجعیہ جو کہتے ہیں کہ قیامت برپا ہونے سے پہلے حضرت علیؓ دنیا میں آئیں گے۔ ان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ بجلی کی کڑک، گھوڑے کی زین کا تنگ اور پرچم حضرت علیؓ کا کوڑا (تازیانہ) ہے۔ بارہواں مترتبہ یہ مسلمان بادشاہوں کے خلاف بغاوت کو جائز قرار دیتے ہیں لیکن یہ بارہ فرقے جن باتوں میں باہم متفق ہیں وہ یہ ہیں کہ نماز باجماعت ادا نہیں کرتے، موزے پر مسح نہیں کرتے، شیخینؓ پر لعنت کرتے ہیں اور دوسرے صحابہؓ سے بیزار ہیں، مگر حضرت علیؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ تنہا رسالت کا کام انجام نہیں دے سکتے تھے، حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ کو برا کہتے ہیں اور انھیں مجتہد بھی نہیں مانتے، رحمت سے ناامید ہیں، تراویح نہیں پڑھتے، طلاق کے لیے مختلف الفاظ ادا کرتے ہیں اور نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہیں رکھتے۔

### صنف سوم۔ فرقہ خارجیہ کے بیان میں:

پہلا ازرقیہ۔ یہ کہتے ہیں کہ مومن خواب میں کوئی اچھی بات نہیں دیکھتا کیوں کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ دوسرا امامیہ، جو کہتے ہیں کہ قول، عمل، نیت اور سنت ایمان ہے۔ تیسرا ثعلبیہ جو کہتے ہیں کہ ہمارے کام ہماری مرضی کے مطابق ہیں، تقدیر و قضا کا ان میں دخل نہیں۔ چوتھا خازمیہ جو کہتے ہیں کہ فرض مجہول ہے اس کی فرضیت انجانی ہے۔ پانچواں خلقیہ جو کافروں سے جہاد نہیں کرتے۔ چھٹا کوزیہ جو طہارت میں بے حد غلو کرتے ہیں اور غسل کرتے وقت اعضا کو رگڑتے ہیں۔ ساتواں کزبیہ جو مال جمع کر کے رکھتے ہیں اور زکوٰۃ نہیں دیتے کیوں کہ ان کے نزدیک فرض نہیں ہے۔ آٹھواں فرقہ معتزلہ کا ہے جو ہر دو امور سے بیزار ہیں اور کہتے ہیں تقدیر شر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتی کہ اس میں ظلم ہوتا ہے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ شر اللہ تعالیٰ کی تقدیر نہیں ہے اگر ایسا کہیں تو اللہ تعالیٰ کا ججز ثابت ہوتا ہے، یہ فرقہ میت کی نماز جنازہ نہیں پڑھتا قرآن کو حادث یعنی مخلوق کہتا ہے، اس کے نزدیک قرآن جو کچھ ہے وہ مخلوق بندوں کے افعال ہیں، مردے کو صدقے سے فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کا عقیدہ ہے کہ کسی ہستی کو ولایت اور شفاعت حاصل نہیں اور کہتے ہیں کہ معراج بیت المقدس تک ہوئی ہے، کتاب، حساب، میزان اور صراط کچھ نہیں ہے۔ فاسق مسلمان اعراف میں ہوں گے، ملائکہ مومنین سے زیادہ افضل ہیں، مومن اور کافر کی عقل برابر ہوتی ہے، رویت باری اور کرامت اولیا کے منکر ہیں۔ (اللہ تعالیٰ) خلق کرتے وقت خالق اور رزق دیتے وقت رازق ہوتا ہے اس سے پیشتر نہیں ہوتا۔ وہ فی نفسہ عالم و قادر نہیں ہے اور علم و قدرت کی صفات نہیں رکھتا، جو شے عدم میں ہے وہ عدم میں رہے گی، دکھ کی بات ہے کہ اہل بہشت مریں گے، سوئیں گے اور میت ہو جائیں گے، مقتول اجل سے نہیں مرتا، قیامت کی نشانیوں کے، کہ دجال اور یاجوج ماجوج آئیں گے، منکر ہیں، طلاق شدہ عورت کو حلالے کے بغیر جائز قرار دیتے ہیں، عقل کو علم سے افضل کہتے ہیں، معراج شریف کی باتیں بے واسطہ



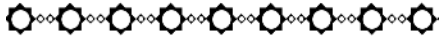
حقیقت نہیں سنتے، ان کے نزدیک عرش سے مراد بلندی، کرسی سے مراد علم، دوسرے حجابات سے مراد رویت کی ممانعت ہے، لوح سے مراد تمام احکامات اور قلم سے مراد تقدیر ہے، وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے رسالت نہ تھی، رزق حرام نہیں ہوتا اور اسی کی مثل بہت سی باتیں معتزلہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے عقائد سے ان کو رسوا کرے۔ نواں فرقہ میمونہ ہے جو کہتے ہیں غیب پر ایمان لانا باطل ہے۔ دسواں محکمہ ہے جو کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کا مخلوق پر کوئی حکم نہیں ہے۔ گیارہواں احیہ ہے جو کہتے ہیں کہ ہمیں اعمال کا بدلہ نہیں ملے گا بارہواں شمراخیہ ہے جو کہتے ہیں کہ عورتیں خوشبو کی مانند ہیں جس کا جی چاہے سوکھے، نکاح کی ضرورت نہیں ہے۔ خارجیہ فرقتے بھی بعض مسائل میں باہم متفق ہیں مثلاً جماعت کو جائز قرار نہیں دیتے۔ گناہ گار مسلمان کو کافر کہتے ہیں۔ ظالم بادشاہ پر خروج کرتے ہیں (لڑتے ہیں)۔

### صنفِ چہارم۔ فرقہ جبریہ کے بیان میں:

پہلا فرقہ مضطربہ جو خیر و شر کو حق تعالیٰ کی طرف سے خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہ خیر سے کوئی ثواب ملتا ہے اور نہ شر سے عذاب۔ دوسرا افعالیہ ہے جو کہتے ہیں کہ فعل بندے سے سرزد ہوتا ہے لیکن اسے اس فعل پر قدرت نہیں ہے۔ تیسرا معیہ ہے جو کہتے ہیں کہ قدرت اور فعل دونوں ساتھ ہیں اور بندہ دونوں کا حامل ہے۔ چوتھا فرقہ مفروضیہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جو ہونا ہوتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے، بندے سے پیدا نہیں ہوتی۔ پانچواں مطمئنہ ہے جو کہتے ہیں کہ (حقیقی) خیر وہ ہے جس سے نفس مطمئن ہو۔ چھٹا نجاریہ ہے ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (مخلوق کو) اپنے علم پر پیدا کیا معلوم پر پیدا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ ان کو اپنے افعال کی نسبت سے عذاب دیتا ہے ان کے افعال کی نسبت سے نہیں۔ ساتواں فرقہ کسبیہ ہے جو کہتے ہیں کہ ثواب یا عذاب اچھے یا برے عمل کی نسبت سے ملتا ہے زیادہ نہیں دیا جاتا۔ آٹھواں فرقہ سابقیہ ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ نیک بختی یا بد بختی ہمارے وجود سے پہلے مقرر ہو چکی تھی۔ اطاعت و معصیت کا نہ فائدہ ہے اور نہ نقصان۔ نواں فرقہ حبیبیہ ہے، ان کا کہنا ہے کہ دوست دوست کو عذاب نہیں دیتا، ہم اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ دسواں خوفیہ جو کہتے ہیں کہ دوست دوست کو نہیں ڈراتا۔ گیارہواں فکریہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جس کا علم زیادہ ہوتا ہے اس سے عبادت ساقط ہو جاتی ہے، لوگوں پر واجب ہے کہ جس کی جتنی ضرورت ہے اسے پورا کرنے میں مدد کریں پس وہ لوگوں کے مال میں شریک ہو جاتا ہے اگر مدد نہ کریں تو ظالم نہیں ہوتے۔ بارہواں فرقہ حبیبیہ ہے جو کہتے ہیں کہ زاہد کے لیے مال میں تقسیم نہیں ہے۔

### صنفِ پنجم۔ فرقہ جہیمیہ کے بارہ فرقوں کا بیان:

پہلا فرقہ معطلیہ ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی صفات مخلوق ہیں۔ دوسرا مراقبہ ہے جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک مقام پر ہے۔ تیسرا مرقیہ ہے جو کہتے ہیں کہ اہل دوزخ اس طرح جلتے ہیں کہ آگ میں کوئی شخص باقی نہیں



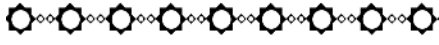
رہتا۔ چوتھا فرقہ مخلوقیہ ہے، ان کا کہنا ہے کہ قرآن مخلوق (حادث) ہے۔ پانچواں واردیہ ہے جو کہتے ہیں کہ جو شخص دوزخ میں گیا واپس نہیں آتا، مومن دوزخ میں نہیں جائے گا۔ چھٹا عربیہ ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم حاکم تھے رسول نہ تھے (نعوذ باللہ)۔ ساتواں فانیہ ہے جو کہتے ہیں کہ بہشت و دوزخ فنا ہو جائیں گے۔ آٹھواں زنادقیہ ہے، ان کا کہنا ہے کہ معراج روحانی تھی، رویت دنیا میں ہوگی آخرت میں نہ ہوگی، عالم قدیم اور معدوم ہونے والی شے ہے۔ نواں فرقہ لفظیہ ہے جو کہتے ہیں قرآن قاری کا کلام ہے خدا کا کلام نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ گندی بات ہے، بے شک قرآن کلام اللہ ہے۔ دسواں قبریہ ہے، یہ عذاب قبر کے منکر ہیں۔ گیارھواں واقفیہ ہے جو قرآن کے مسئلے میں اس کے قدیم یا حادث ہونے پر خاموش ہیں۔ بارھواں فرقہ متراصبیہ ہے جو کہتے ہیں کہ علم، قدرت اور مشیت مخلوق (حادث) ہیں اور خلق غیر مخلوق ہے، لیکن یہ فرقے بھی بعض مسائل میں ایک دوسرے سے متفق ہیں کہ ایمان کا تعلق دل سے ہے زبان سے نہیں، یہ فرقے منکر نکیر کے سوال، موت کے فرشتے کی آمد اور موسیٰ علیہ السلام کے خدا سے تکلم کے بھی منکر ہیں۔

### صنف ششم۔ مرجیہ کے بارہ فرقوں کا بیان:

پہلا فرقہ تاریکیہ ہے جو کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص ایمان لے آئے تو اس کے بعد کوئی بات اس پر فرض نہیں ہے۔ دوسرا شائیہ ہے جو کہتے ہیں کہ جو شخص ایک بار لا الہ الا اللہ کہہ دے (وہ کافی ہے) پھر خواہ طاعت کرے یا گناہ کرے۔ تیسرا راجیہ ہے، ان کا کہنا ہے کہ کوئی بندہ فرمانبرداری کرنے سے فرماں بردار نہیں کہلاتا نہ گناہ کرنے سے اس کا نام گنہگار ہوتا ہے کیوں کہ ممکن ہے کہ وہ آئندہ اس کے خلاف کرے۔ چوتھا شاکیہ ہے، ان کا خیال ہے کہ علم میں شک ہے اور ایمان بے شبہہ ہے۔ پانچواں حصبیہ ہے جو کہتے ہیں کہ ایمان عمل ہے، جو شخص جملہ اوامر و نواہی سے ناواقف ہے کافر ہے۔ چھٹا فرقہ عملیہ ہے جو کہتے ہیں کہ ایمان عمل ہے۔ ساتواں سنتوسیہ ہے جو کہتے ہیں کہ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے۔ آٹھواں مستثنیہ ہے جو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں ان شاء اللہ۔ نواں امریہ ہے جو کہتے ہیں کہ قیاس کرنا باطل ہے لایق دلیل نہیں ہوتا۔ دسواں بدعیہ ہے جو کہتے ہیں کہ بادشاہ کا حکم بجالانا چاہیے خواہ گناہ ہی ہو۔ گیارھواں مشبہہ ہے جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے اور دلیل یہ کہ ان اللہ خلق آدم علیٰ صورتہ یعنی تحقیق کہ خدا نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ بارھواں فرقہ حشوئیہ ہے جو کہتے ہیں کہ واجب، سنت اور نفل یکساں ہیں۔<sup>۱</sup>

حضرت امام ابو القاسم رازی نے اپنے رسالے میں سات دوسرے فرقوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں اول کرامیہ جو کہتے ہیں کہ ایمان کا اقرار زبان سے ہوتا ہے دل سے نہیں، مردے کو قبر میں بٹھا دیتے ہیں، سوال نہیں پوچھے

<sup>۱</sup> مطبوعہ نئے میں فرقہ قدریہ کے بارہ فرقوں کی کوئی تفصیل نہیں ہے، اس طرح بہتر فرقوں کی تفصیل کے بجائے اس میں اہل سنت والجماعت کو ملا کر اکٹھے فرقوں کا ذکر آیا ہے۔ ممکن ہے کسی اور خطی نسخے میں ان کا ذکر ہو۔



جاتے، معراج سونے چاندی سے مرصع سیڑھی تھی، ولی نبی سے افضل ہوتا ہے، جو کچھ آسمانی کتابوں میں ہے وہی قرآنی حکایات ہیں، عرش خدا کے بیٹھنے کی جگہ ہے، وہ جسم رکھتا ہے اور اس کا عرش پر راست ہونا بیان کیا گیا ہے، موت کا فرشتہ تھک جاتا ہے، معرفت کا نور مخلوق کے دل اور زبان میں ہوتا ہے، ہمارا امام سوائے قریشی کے دوسرا نہیں ہوتا۔ رسول اپنی ذات سے مخلوق پر حجت نہیں ہوتا مگر معجزے کے ساتھ اور کرسی دو پاؤں رکھنے کی جگہ ہے۔ دوم دہریہ جو طبیعت کو قدیم کہتے ہیں، ستاروں کو فاعل مختار مانتے ہیں۔ لوگ جو خواب دیکھتے ہیں اس کی حقیقی تعبیر نہیں جانتے، قرآن، احادیث، صحابہ، ستاروں کی تقدیر، قبلہ، محراب اور طہارت سب میں شک کرتے ہیں۔ سوم منابہ یہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کے نزدیک بندے کا کافر ہونا روا ہے یا خلق کے نزدیک یا دونوں کے نزدیک۔ چہارم اباحیہ، جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رویت دنیا میں ہوتی ہے، ولی نبی سے افضل ہوتا ہے، گناہ سے مومن کا نقصان نہیں ہوتا اور دوستی کی تکلیف اٹھا کر خاتمے سے ڈرتے ہیں۔ پنجم باطنیہ جو قیامت کے بارے میں احادیث کی تاویل کرتے ہیں۔ ششم براہیمیہ جو رسولوں کی رسالت کی منکر ہیں ہنتم اشعریہ جو کہتے ہیں کہ عقل ضروری علم کی ایک قسم ہے، اشعریہ مراتب معتزلہ کی شاخ ہے۔

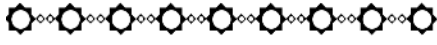
## مراتب انسانی کا بیان:

مراتب انسانی کا ذکر آگیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر مراتب انسانی سے مراد حضراتِ خمسہ اور تنزلاتِ ستہ ہیں تو حضراتِ خمسہ کی تشریح اس لطیفے میں ہو چکی ہے جس کا عنوان ”اصطلاحات و مراتب و سلوک“ ہے۔ اگر مراتب سے مراد انسانی اوصاف ہیں جیسے اس حدیث میں وارد ہوئے ہیں (تو اب بیان کیے جاتے ہیں)۔

”حضور علیہ السلام نے فرمایا، میری امت تین اقسام پر ہے ایک قسم ہے جو انبیا (علیہم السلام) سے مشابہت رکھتی ہے۔ دوسری قسم ملائکہ سے مشابہت رکھتی ہے۔ تیسری قسم چوپایوں سے مشابہت رکھتی ہے۔ پس جو لوگ انبیا کے مشابہ ہیں ان کا مقصود صلوٰۃ، زکوٰۃ اور صدقہ ہے۔ جو لوگ ملائکہ سے مشابہ ہیں ان کا مقصود تسبیح، تہلیل اور تجمید ہے، جو لوگ چوپایوں سے مشابہ ہیں ان کا مقصود کھانا، پینا اور سونا ہے۔“

حضرت قدوة الکبریٰ فرماتے تھے کہ معنوی انسان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات و تعریفات سے موصوف و معروف ہو، اور سلوک کے حقائق نیز درویش کے رموز کے شرف سے مشرف کیا گیا ہو۔ ظاہری انسان وہ ہے جس کی زندگی مذکورہ اوصاف و کمالات کے برعکس ہو، اور مجازی اسلام و ایمان سے بھی بہرہ ورنہ ہو۔ آیات:

۱۔ مطبوعہ نئے (ص ۱۷۲ سطر ۷) پر ”درہم شاکي باشند“ نقل ہوا ہے۔ مترجم کا قیاس ہے کہ سو کتابت سے شکلی کے بجائے شاکي لکھ دیا گیا ہے۔ اسی قیاس کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔



دراں وقتے کہ انساں آفریدند  
 درو وصفے دو پنہاں آفریدند  
 ترجمہ: جس وقت (اللہ تعالیٰ نے) انسان کو پیدا کیا، اس کے اندر دو پوشیدہ خوبیاں بھی رکھیں۔

یکے آثارِ وجدانِ خدائی

کہ باشد بہر عرفاں را گواہی

ترجمہ: ایک فطری وجدان کے آثار تاکہ وہ عرفان الہی کی گواہی دے سکیں۔

دوم اوصافِ حرمانی سرشتند

کہ زان آثار در دوزخ بہشتند

ترجمہ: دوسری خوبی یہ کہ اس کی سرشت میں محرومی کا وصف رکھا اس لیے کہ ان آثار سے عذاب میں چھوڑ دیا جائے۔

اگر اولست مغشیش دارد

دگر از ثانیست صورت نگارد

ترجمہ: اگر پہلی خوبی (فطری وجدان) کا اثر اسے بے ہوش کر دے تو دوسری خوبی (محرومی کا احساس) نقش و نگار بناتا رہے۔  
 حضرت قدوۃ الکبریٰ فرماتے تھے کہ بازارِ روزگار میں انسانوں کی ایک کسوٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ اگر انسان چاہے تو اپنے جواہر سے آشنا اور اپنے گوہر سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ خود کو اس کسوٹی پر پرکھنے سے اس کی قدر و قیمت عیاں ہو جائے گی۔ ایات:

خلقتِ مخلوق را اے ہوشیار

یاز نورِ پاک داں یا خود زناں

اے صاحب ہوش تم مخلوق کی پیدائش کو خواہ پاک نور سے جانو یا آگ سے سمجھو۔

ایں یکے لطف ست و آں دیگر غضب

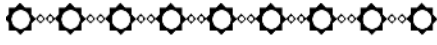
ایں یکے در امن و آں دیگر تعب

یہ ایک لطف و کرم ہے اور دوسرا غضب و قہر ہے۔ یہ ایک امن و امان ہے اور دوسرا عذاب۔

جنس سوائے جنس خود طامع شود

ہر یکے با اصل خود راجع شود

ہر جنس اپنی جنس کی طرف راغب ہوتی ہے، ہر شے اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے۔



گر توی خواہی کہ دانی قدر خویش  
 کہ زلفے یاز خشم یار پیش  
 اگر تو چاہتا ہے کہ اپنی قدر و قیمت معلوم ہو جائے تو دوست کے روبرو پیش ہو اس کی مہربانی اور ناخوشی معلوم ہو جائے گی۔

بہ ز تو کس کے شناسد طبع تو  
 تو شناسی خویشتن رامو بہو  
 تجھ سے بہتر کون تیری طبیعت کو جان سکتا ہے۔ تو اپنے جسم کے رویں روئیں سے واقف ہے۔  
 ہمتِ خود میں کہ درچہ غالبست  
 سوئے حق یا سوئے دنیا راغبست  
 اپنی ہمت پر غور کر کہ اس میں کون سا احساس غالب ہے۔ تیری ہمت مائل بہ حق ہے یا دنیا سے رغبت رکھتی ہے۔  
 گر سوے دنیا ست میل تو بدی  
 ورسوے حق ست ہمت اسعدی  
 اگر دنیا کی طرف ہے تو تیری یہ رغبت بری ہے اگر ہمت حق تعالیٰ کی طرف ہے تو نیک ہے۔  
 مرد معنی طالب یزداں بود  
 ورنہ نباشد صورت بے جاں بود  
 مرد معنی اللہ تعالیٰ کا طالب ہوتا ہے اگر طالب حق نہیں تو بے روح جسم ہے۔  
 اے برادر تو ہمیں اندیشہ  
 ماہقی تو استخوان و ریشہ  
 اے بھائی تو اسی اندیشے میں مبتلا ہے کہ تیری ہڈیاں اور ریشے باقی رہ جائیں۔